مولانا محمد امین صاحب جھنگوی

انقلابی مصلح اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

گرد بیٹھی کفر کی اٹھی رسالت کی نگاہ
گر گئے طاقوں سے بت خم ہو گئی پشت پناہ
چرخ سے آنے لگی پیہم صدائے لاالہٰ
ناز سے کج ہو گئی آدم کے ماتھے پر کلاہ
آتے ہی ساقی کے پھر ساغر گیا خم آگیا
رحمت یزداں کے ہونٹوں پر تبسم آگیا
آگیا جس کا نہیں ہے کوئی ثانی وہ رسول
روح فطرت پر ہے حکمرانی وہ رسول
جس کا ہر تیور ہے حکم آسمانی وہ رسول
موت کو جس نے بنایا زندگانی وہ رسول
محفل سفا کی و وحشت کو برہم کر دیا
جس نے خون آشام تلواروں کو مرہم کر دیا

مصلح اعظم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت تمام انبیاء کرام اپنے اپنے وقت مقررہ میں اپنی امتوں کو دیتے رہے۔ چونکہ حضور انسانیت کے آخری نجات دہندہ رہنما تھے۔ آپ کی آمد پر جن و انس کی نگاہیں لگی ہوئی تھیں۔ اس لئے الوالعزم انبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسے اپنے عہد معہود میں یوں گویا ہوئے

ربنا وابعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایاتہ

اسی وادی میں تیرا ہادی موعود ہو پیدا
کرے جو فطرت انسان کو تیرے نام پر شیدا

عیسےٰ علیہ السلام اپنی امت کو ان الفاظ میں بشارت دیتے ہیں۔

ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

ان پیغمبروں کے علاوہ اور دنیا کے مشہور بزرگ راہبر اور روحانی پیشواؤں اور رہنمایان مذہب نے جو مقالات بیان کئے ہیں۔ ان کا قرآن مجید کے علاوہ اور کتب میں ذکر ہے۔

حضور کی تشریف آوری کے متعلق یونان کے مشہور فلاسفر سقراط نے یوں رقم فرمایا: ملک عرب میں ایک عظیم الشان نبی پیدا ہوگا۔ جو اللہ اور مخلوق کے درمیان واسطہ بن کر دونوں کے درمیان راہ پیدا کرے گا۔ میرے لئے یہ بہتر ہے اور ضروری ہے کہ آسمان سے ایک عظیم الشان انسان اترے اور ہمکو ہدایت کرے اور میں اس کی

تصدیق کروں۔
ایران کے ایک زبردست حکیم جاماسپ نے اپنی کتاب جاماسپ نامہ میں حضور کی آمد کی بشارت یوں دی۔
(تلامذة المدارس الانكلشيه مطبوعات بيروت ١٨٨٦ء)
عرب سے ایک عظیم الشان انسان ظاہر ہو گا۔ خوبرو خوش گفتار میانہ قد گندم گوں اسلام کی دعوت دے گا۔ اس کی دعوت ہفت کشور میں پہنچے گی۔ اس کی نرینہ اولاد نہ ہو گی۔ بیٹیاں ہوں گی اس کا دین روز بروز قوی تر ہوتا جائے گا۔ موجودہ بادشاہوں کی حکومت مغلوب و مقہور ہو گی۔ ٹوپی کی بجائے عمامہ رکھے گا۔ فارسیوں کے آتش خانے برباد ہوں گے۔ اور وہ ہمارے شاہی رسوم کو اٹھا دیں گے۔ اس کا نام مہرازما ہو گا۔ اس کے آنے کا نشان یہ ہے کہ عورتوں اور لڑکوں کے ہاتھ میں اس وقت بادشاہی ہو گی۔ تم کو چاہیئے کہ اس کا دین فوراً قبول کر لو۔

پارسیوں کی مشہور کتاب نامہ شت سامنان میں یہ الفاظ مندرج ہیں عرب میں ایک عظیم الشان نبی پیدا ہو گا۔ اس کے متبعین کے ذریعہ ایران کا تاج تخت جاتا رہے گا۔ تم دیکھو گے۔ کہ ابراہیم کا بنایا ہوا گھر بتوں سے خالی ہو گا۔ اور قبلہ رخ نماز پڑھی جائے گی۔ اس نبی عربی کے پیروکار مدائن اور اس کے گردو نواح اور طوس و بلخ کے آتشکدوں اور بڑے بڑے مقامات پر قبضہ کر لیں گے۔ پارسیوں کی ایک اور کتاب وساتیر میں لکھا ہے۔ آدم کا بنایا ہوا خانہ کعبہ بے پیکر ہو جائے گا قبلہ رخ نماز پڑھی جائیگی طوس اور بلخ اور دوسرے بڑے بڑے جگہوں کو عرب لے لیں گے۔ اور ان کا آئین بنانے والا ایک مکمل بزرگ ہو گا۔

دستور سیزدہم ساسان چہارم

وہ مبشر رسول آیا جو صرف آنے کے لئے آیا تھا۔ اور اس سے پہلے جو بھی آئے وہ سب جانے کے لئے آئے۔ وہ انقلابی ریفارمر جس کی آمد کی بشارت دے کر وہی انبیاء چشم براہ تھے جس کی آمد سے خیمہ افلاک مزین کیا گیا۔ جس کا ذکر موذن کی اذانوں اور فرشتوں کی دعاؤں میں جاری و ساری ہونا تھا۔ وہ

ورفعنالك ذكرك

کا تمغہ کالی کملی کا لباس، مزمل کا اوڑھنا اوڑھکر فاران کی چوٹیوں سے نمودار ہوا۔ اس کی آمد سے ذرہ ذرہ دہر کا جگمگا اٹھا۔ وہ انقلابی پیغامبر جس نے ہر صنف و نوع مذمومہ کی اصلاح فرمائی اور صدیوں کے گم گشتہ راہوں کے سرتاج راہبری پہنا کر

اصحابى كا النجوم بايهم اقتديتم اهتديتم

سے متوج فرمایا۔ اس کا ذکر چھوٹا منہ بڑی بات۔

ما ان مدحت محمد ابمقالتى
ولكن مدحت مقالتى بمحمد

چھٹی صدی عیسوی ماہ ربیع الاول بحر احمر کے ساحل ریگستانی علاقہ میں داعی سلطنت الہیٰ کا ظہور ہوا۔ اور ایک یتیم للاوارث بچہ آمنہؓ کی گود میں مظہر جلال خداوندی بن کر نمودار ہوا۔ جس کا باپ اپنے لخت جگر کی پیدائش سے پہلے ہی دنیا سے رخصت ہو چکا تھا۔ نقطہ ایک ماں کی شفقت بھری گود تھی۔ اور چچا اور دادا کا سایہ تھا کچھ دن گزرے

آغوش مادر سے بھی محروم ہوا۔ چند دن کے بعد چچا اور داد کا سایہ عاطفت بھی جدا ہوا دنیا حالات حاضرہ دیکھ کر تحیر میں رہی۔ کہ جس کے یارومددگار ایک ایک ہو کر رخصت ہوئے انہیں کیا خبر تھی۔ کہ یہ بچہ لاوارث یتیم ظاہر میں بے سروسامان۔ لیکن آگے چل کر بھی دنیا کا راہبر اور ہادی بنے گا۔ اور دنیا کی سلطنتیں اس کے قدموں پر اپنا سیم وزر قربان کرنے کو تیار ہوں گی۔

صاحب وہاں تو ظل پدر ناگوار تھا
اور آپ کہہ رہے ہیں نبی سایہ دار تھا
پیدا ہوئے تو باپ کا سایہ اٹھا لیا
اور بڑھنے لگے تو مادروعم ہو گئے جدا
گھٹنوں کے بل چلے تو دادا عدم کو روانہ تھا
ایک ایک سایہ آپ کے سر سے اٹھتا چلا گیا
سائے پسند آئے نہ پروردگار کو
اور بے سایہ کر دیا اس سایہ دار کو

وہ موعود پیغمبر جب اس ظلمت کدہ میں ظہور پذیر ہوا۔ تو اس وقت دنیا بہت نازک ترین دور سے گزر رہی تھی۔ وسط عرب کی حالت اس وقت بہت ہی ابتر تھی۔ قبیلہ قبیلہ کا خدا الگ تھا۔ سفر و حضر کا الگ۔ ہر انوکھی اور نرالی چیز خدا تھا۔ خونریزی اور غارت گری کا بازار گرم تھا۔ ادنی ادنی سی باتوں پر قبیلوں میں کشمکش ہو جاتی۔ جو مدتوں تک خونریزی کا باعث بنتی سلاسل غلامی سے بند بند جکڑا ہوا تھا۔ سطح ارض کے لینے والوں پر عرصہ حیات تنگ تھا۔ انسانیت پامال ہو رہی تھی اور دنیا کسی ایسے مصلح اعظم کی جویاں تھا جو انہیں اس عذاب الیمہ کے گرفتار ندوں کو پیغام امن و صلح دے وہ مصلح اعظم محمد عربی فداہ امی و ابی دکھی انسانوں کا سہارا زخمی دلوں کی دوا یتیموں کا والی، مسکینوں کا مولی آیا جس کا رحمت بھرا پیغام کسی ملک و ملت قوم اور نوع سے تعلق نہ رکھتا تھا۔ بلکہ اس کا داعیہ ہر کالے گورے عربی و عجمی، رومی، زنگی، حبشی، اسود واحمر پر مشتمل تھا۔ اس سادگی پسند پیغمبر نے لڑکپن میں بکریاں چرا کر بتلا دیا کہ میری یہ گلہ بانی جہانبانی کا پیش خیمہ ہے۔ دنیا کی رذیل حالت دیکھ کر اس کے دل میں رحم آیا۔ کہ اف انسان انسان کا غلام۔ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اس کی جبیں ماسوائے مالک ذوالجلال مالک کون و مکان کے بغیر کسی کے آگے خم نہ ہو۔ اور نہ ہونی چاہیئے۔ شجر و حجر کی پوجا پاٹ دیکھ کر فرمایا دنیا اور اس کی مادی طاقتیں اور مافیہا سب انسان کے تابع ہیں۔ پھر انسان اعلیٰ ہو کر ان کی جبیں سائی کیوں کرتا ہے۔ جبکہ ہر چیز انسان کی غلامی کے لئے دست بستہ حاضر ہے ان سوتے ہوئے عربوں کو جھنجھوڑ کر کہا:

اے اللہ کے در سے بھٹکے ہوئے انسانو! میں تم کو اس ذات کی طرف بلاتا ہوں۔ جس نے تم کو اشرف المخلوقات بنا کر جہاں کا بادشاہ بنایا۔ سب کچھ تمہارے لئے ہے اور تم اللہ کے لئے ہو۔ اے گلہ بانو آؤ میں تم کو دین و دنیا کے ایسے اصول بتاؤں۔ جس پر چل کر تم جہانبان بن جاؤ۔ اے متکبرین کی نگاہ سے گرے ہوئے انسانو! آؤ میری تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر تخت نشین بن کر آسمان عزت و وقار کے نیر تاباں ہو جاؤ۔ اے منزل مقصود سے

گم گشتہ انسانو۔ میری طرف آؤ۔ میں تم کو اصلی منزل مقصود کی طرف لے جاؤں گا۔ میری بعثت کا مقصد یہی ہے کہ میں تمام انسانوں کو ایسے مرکز پر لاکھڑا کر دوں۔ جو انسانیت کا صحیح مرکز ہے۔

رہبر کائنات کا یہ پیغام کوہ صفا کے بسنے والوں کے لئے نہ تھا۔ اس کا پیغام تمام دنیا کے لئے تھا۔ کیونکہ وہ دنیا کا مصلح اعظم تھا۔ محض عرب کا مصلح نہ تھا۔ اس داعی حق کی تعلیم نے چند دنوں میں ایک ایسا انقلاب پیدا کیا۔ جس سے دنیا متحیر رہ گئی۔ اس نے اپنے صدق سے کئی صدیق پیدا کئے اور اپنی شجاعت سے عمرؓ و علیؓ جیسے دلاور پیدا کئے۔ اپنے غنا سے عثمان جیسے کئی غنی پیدا کئے۔ خالد وابوعبیدہ سعد، عمرو، ابو موسیٰ، معاویہ ابن ابی سفیان جیسے ہزاروں فاتح پیدا کئے جن کے نام سن کر دنیا اب بھی لرزہ براندام ہے۔ اس کی تعلیم نے طلحہ و زبیر عبداللہ عبدالرحمن جیسے غیر متمدن انسانوں کو ایسا کامیاب تاجر بنایا۔ کہ جن کی دولت اور زرو جواہر پھاوڑے سے کاٹ کر تقسیم ہوئے۔ اور مصعب و عامر جیسے عبادہ ابن مسعود و ابن عمر جیسے لاکھوں جاہل انسانوں کو علوم و معارف کی وہ بلندیاں عطا فرمائیں۔ جس کو دیکھ کر دنیا اب بھی انگشت بدنداں ہے۔ غرضیکہ انسانی ترقی کا کوئی زینہ ایسا نہ چھوڑا۔ جہاں اپنے پیروؤں کو گامزن نہ کیا۔ مغیرہ بن شعبہ کی اس جوابی تقریر کے الفاظ پر غور کرو جبکہ انہوں نے معرکہ قادسیہ سے رستم کی باطل قوت پر بے جا فخرومباہات کے رد میں مجاہدانہ انداز میں فرمایا تھا اور جس انداز میں وہاں پہنچا تھا۔

اما ماذکرت من عظیم سلطانکم ورفاهته عیشکم و ظهور کم علی الامم وما اوتیتم من رفیع شانکم نحن کل ذلک عارفون و ساخبرک و عن حالنا ان الله وله الحمد انزلنا بقضار من الارض مع اکماالرز والعیش التفشف یا کل قرینا ضعیفاً و نقطع ار حامنا ونقتل اولاد ناخشیته الاملاق و نعبد الاوثان فبینا نحن کذلک اذبعث الله فینا نبینا واکرم ازرمته علینا وامره ان یدعو الناس الی شهادة ان لا اله الا الله وان نعمل بکتاب انزله الینا فامنّا وصدقناه فامرنا ان ندعو الناس الی ماامره الله فمن اجابنا کان له مالنا وعلیه مالنا ومن ابی ذلک سالناه الجذیته عن ید فمن ابی جاهدنا لاوانا ادعوک الی مثل ذلک فان ابیت فالسیف۔ (الاخبار الطوال لابی حنیفه الدینوری ص۱۲۱)

اس مجاہدانہ انداز سے ان کی حق گوئی اور بلا خوف و خطر اور بڑے بڑے جاہیت بادشاہوں کے درباروں میں اپنی مہیب و پر جلال آواز سے تمام درباریوں کو سراسیمہ کر دینا ادنی اثر تھا۔ اس انقلابی پیغمبر کی تعلیم کا جس نے بھی تعلیم دی تھی۔

لا نافع ولاضار الا الله

بھلا ایسی تعلیم جن کے رگ و ریشہ میں موجزن ہو۔ اس کو ان مادی طاقتوں اور پرہیبت بادشاہوں کے درباروں سے کیا جھجک محسوس ہو سکتا ہے (فداہ ابی وامی) حضرت عمر نے امیر لشکر حضرت سعد کو لکھا کہ بادشاہ فارس کو اللہ کا پیغام پہنچاؤ اور اسلام کی دعوت دو۔ چنانچہ حضرت سعد نے عمرو بن معدی کرب اور اشعث کندی کو مجاہدین اسلام کے ایک گروہ کے ساتھ مذہب اسلام پیش کرنے کے لئے روانہ کیا۔ جب یہ وفد رستم کے پاس پہنچا تو اس نے سفیہانہ لہجہ میں کہا۔ کہ آپ کا کہاں جانے کا ارادہ ہے۔ دوران گفتگو میں صحابہ کرام نے رستم سے نہایت دلیری کے ساتھ فرمایا

ہمارے نبی نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ ہم فارس کی زمین پر غالب ہو کر رہیں گے۔ رستم نے یہ سن کر ایک مٹی کا ٹوکرا منگوایا اور کہا ہماری زمین سے یہ تمہارا حق ہے۔ جس کا تم کو تمہارے داعی نے وعدہ کیا ہے۔ جھٹ عمرو نے بڑھ کر اپنی چادر بچھا دی۔ اور اس مٹی کو فوراً اس میں ڈال کر چلتے بنے۔ اس پر ان سے سوال کیا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا۔ عمرو نے جواب دیا

تفاولت بان ارضهم تصيرالينا و نغلب عليها

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ان صحرا نشین عربوں کے قدم سے ایرانی تاج و تخت روندا گیا اور اس کا ایسا عبرت ناک خاتمہ ہوا۔ کہ آج تک اس بادشاہ کا نشان پھر قائم نہ ہو سکا۔ عربوں کی بے پناہ طاقت دیکھ کر یزد جرد بحالت فرار اپنی زبان سے یوں کہہ رہا تھا۔ اور آسمان کو مخاطب کر رہا تھا۔ کہ افسوس اور صد افسوس

زشیر شتر خوردن سو سمار
عرب رابجا ایں رسید است کار
کہ تخت کیاں راکنند آرزو
تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

پرستار زادوں کو بخشی حکومت
درندوں کو سکھلا دی رسم اخوت
بتائے زمانے کو اسرار حکمت
کیا اہل عالم کو شیدائے نصرت
غلاموں کو کشور ستاں کر کے چھوڑا
شبانوں کو عرش آشیاں کر کے چھوڑا

جب شکست خوردہ ایرانی فوج میدان کارزار چھوڑ کر مدائن میں پناہ گزین ہوئی اور معاً جنگی تیاریوں میں مصروف ہوئی۔ ادھر اسلامی لشکر دجلہ کے کنارے مدائن کے مقابلہ میں آ کر مقیم ہوا۔ جب حضرت سعد سپہ سالار کو ان کی سازش سے آگاہی ہوئی۔ تو آپ نے عبور دجلہ کے لئے فوج کو حکم فرمایا اور پہلے خود ہی اپنا گھوڑا دریا میں بسم اللہ کہہ کر ڈال دیا۔ پھر کیا تھا۔ تمام لشکر نے حضرت سعد کے پیچھے اپنی سواریوں کو دریا میں ڈال دیا۔ اسی کے نام پر توکل کرتے ہوئے جس کے دین کی حفاظت کے لئے گھر بار چھوڑا تھا۔ خدا کے فضل سے تمام لشکر صحیح سالم پار اتر کر مدائن میں داخل ہوا۔ جب ایرانیوں نے یہ کیفیت دیکھی تو خوف و ہراس سے یک زبان ہو کر کہنے لگے۔ دیوان آمد نہ دیوان آمد نہ۔ اس تاریخی واقعہ کے نقل سے آخذ یہ کرنا ہے کہ دجلہ جیسے ذخار و مواج دریا کو عربوں نے کیسے عبور کیا اور دامن کو تر نہ ہونے دیا۔ وہ دریا جس کے طول و عرض دیکھ کر انسانی قلوب لرز جاتے تھے۔ معلوم ہوا کہ یہ اسی انقلابی مصلح کی نگاہ کا ادنی کرشمہ تھا۔

یہ اسی کی نگاہ کا تھا کرشمہ کہ عرب کے بچے
کھیلنے جاتے تھے ایوان گرمی میں شکار

یہ اسی کی نگاہ کا تھا نتیجہ کہ عرب کے راہزن
فاش کرنے لگے جبریل امین کے اسرار

حضرت سلمان فارسی نے اسی وقت تمام لشکر کو مخاطب ہو کر فرمایا۔

یامعشر المسلمین ان اللہ ذلل لکم البحر کما ذلل لکم البراما وانہ لی نفسی بیدہ لیضیرن ولبیدان

صحابہ کرام کی ہمت کو دیکھ کر دجلہ جیسے مواج دریا راستہ دے دیتے ہیں۔

دشت تو دشت رہے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نہ
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

وہی صحابہ کرام تھے جو اس انقلابی پیغمبر کی صحبت سے فیض یاب ہوئے ہیں۔ یورپ کے کلیسے اور افریقہ کے تپتے ہوئے صحراوں میں نغمہ

اشہدان لا الہ الا اللہ

سے صحراوں اور کلیساؤں کو مانوس کرتے ہیں۔ اور خدا کے ذکر سے جنگلوں اور کلیساؤں کو نشر توحید پر شاہد ثبت کرتے ہیں۔

تھے ہمیں ایک تیرے معرکہ آراؤں میں
خشکیوں میں لڑتے کبھی دریاؤں میں
دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
اور کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہانداروں کی
کلمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں میں تلواروں کی

حکایت بود بے پایاں بہ خاموشی ادا کردم۔ وما علینا الاالبلاغ

تحدیث نعمت

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھے انتہائی بیماری سے شفاء نصیب فرمائی ہے۔ واذا مرضت فھویشفین (الاآیہ)

میں اپنے معاونین و محسنین معالجین اور خیر خواہوں کا بے حد ممنون و مشکور ہوں۔ نیز غائبانہ دعاؤں کے ذریعے نصرت فرمانے والوں کا بھی شکر گزار ہوں متعلقہ عملہ ہسپتال خصوصاً آپریشن تھیٹر کے ڈاکٹر صاحبان کی فنی مہارت، تجربہ اور جذبات خدمت کا اعتراف کرتے ہوئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات و خواتین کو بہترین اجر عظیم سے نوازے اور ان کی دلی مرادیں تمنائیں اپنے خصوصی فضل سے پوری فرمائے۔ (آمین یااللہ العالمین)

فقط دعا جُو فقیر عبدالواحد بیگ۔ محلہ سادات ملتان وارد نشتر ہسپتال ۹۳-۱۰-۲